اگر ڈھونڈھنا ہو خدا کو تو پہلے — تو اپنے خودی کو مٹاتے چلا جا
کوئی پوچھیں تجھ سے ہے شیدا تو کس کا — محمد محمد بتاتے چلا جا

عفو ہو میری خطا شافع محشر کیلئے

دل تڑپتا میرا دیدار پیمبر کے لئے — صاحب اُمّی لقب شافع محشر کیلئے
صبح سے شام تلک شام سے تا بسحر — نعت گوئی سے نہ فرصت ملی دم بھر کیلئے
واعظو روزِ قیامت کے لئے خطر کیوں ہو مجھے — جب نبی آپ سا ہو شافع محشر کیلئے
جلد بلوا لو عرب میں میرے اے شاہِ عرب — ہند میں جی نہیں لگتا میرا دم بھر کیلئے
ہے یہی التجا اے باری تعالیٰ تجھ سے — عفو ہو میری خطا شافع محشر کیلئے
دیکھکر محفلِ میلاد میں میرے اعدا — رشک کرتے ہیں تڑپتے ہیں مقدر کیلئے
ہے یہی آرزو شیدا دلِ کمتر کی مدام — وقف ہو اپنی زباں ذکرِ پیمبر کے لئے

مجلسِ میلادِ حضرت آج میرے گھر میں ہے

جسکو کہتے ہیں تیرا سودا وہ میرے سر میں ہے — وہ تیری تصویر پیاری پتلیوں کے گھر میں ہے
جس نے دیکھا ابروے مژگاں تو گھایل ہو گیا — کب مزہ نوکِ سناں میں کب کسی خنجر میں ہے
کیوں نہ ہو پر نور آنکھیں دل بھی روشن ہو میرا — مجلسِ میلادِ حضرت آج میرے گھر میں ہے
ماتمِ حسنینؓ کے باعث ہے اک عالم بپا — ہے زمیں کو زلزلہ اور آسماں چکر میں ہے
شغلِ الا اللہ کی کیوں کر کریں کوشش نہ ہم — جس سے ملتے ہیں خدا کو وہ اسی منتر میں ہے
ہے عبث دیر و حرم میں ڈھونڈھتے پھرتے ہو تم — جستجو شیدا ہے جسکی وہ تو اپنے گھر میں ہے

دم میرا آپ کے چوکھٹ پہ پیمبر نکلے

یہ تمنا مری اے شافع محشر نکلے — دم میرا آپ کے چوکھٹ پہ پیمبر نکلے
دیکھکر روئے مبارک کو ملایک بولے — جس سے روشن ہے جہاں وہ مہِ انور نکلے
جب شفاعت کیلئے شافع محشر نکلے — غل ہوا حشر میں لو شافع محشر نکلے

شب معراج ندا آتی تھی ہر سمت سے یہہ ۔۔۔ شیفتہ جس پہ خدا وہ پری پیکر نکلے
غل اٹھا حشر میں یہہ دیکھکر حال شیدا ۔۔۔ اوج پر مصحف علی ایسا مقدر نکلے

محبوب خدا تیرے دامن کی ہوا ہووے

جس دم قفس تن سے روح میری جدا ہووے ۔۔۔ محبوب الٰہی کی خدمت میں رسا ہووے
مشہور مسیحا ہیں مُردوں کو جلاتے ہیں ۔۔۔ اس درد محبت کو تھوڑی سی دوا ہووے
آئے گا نظر ہمکو بے پردہ جمال حق ۔۔۔ عشق شہ طیبہ کی جس دل میں چھپا ہووے
جس سر میں سمایا ہے سودا تیرے روضہ کا ۔۔۔ اُسکو کبھی جنت کی پروا نہ ذرا ہووے
جب گرمی محشر سے تڑپینگے گنہگاراں ۔۔۔ محبوب خدا تیرے دامن کی ہوا ہووے
بُت ہم میں ہیں پوشیدہ ہم اُسکے پجاری ہیں ۔۔۔ مسجد میں نماز اپنی کیا خاک ادا ہووے
ہے آرزو یہہ مری طیبہ میں گذر ہوکر ۔۔۔ دن رات شہا تیرے در پر یہہ پڑا ہووے
خم خانۂ والا سے خواجہ تیرے شیدا کو ۔۔۔ اک جام مئے وحدت پر کیف عطا ہووے

کب نام رہا باقی کیا حال ہوا دیکھا

میں دیکھہ لیا اُسکو جس نے کہ خدا دیکھا ۔۔۔ میں پا ہی لیا اسکو جس نے کہ کہا دیکھا
ملبوس پہن اعلی ایک ہاتھہ میں لے عصا ۔۔۔ تو گھر سے خودی کے جب نکلے تو خدا دیکھا
کیوں ڈھونڈھتے پھرتے ہو اندھے کیطرح اسکو ۔۔۔ گھر اپنے آ سے رکھکر فرمائے کیا دیکھا
جو خود کو نہیں کھویا کیا خاک بھلا دیکھا ۔۔۔ جو آپ کو کھویا ہے اُس نے تو خدا دیکھا
پانی میں نمک رکھکر تو دیکھہ ذرا اُسکو ۔۔۔ کب نام رہا باقی کیا حال ہوا دیکھا
ایسا ہی مٹا لینا تو اپنی خودی شیدا ۔۔۔ گھل جا تو نمک جیسا جب جانوں بنا دیکھا

مرے آقا مدینہ بلا دے مجھے

رُخ روشن خدارا دکھا دے مجھے

اے صبا بہر خدا پہنچا دے میرا یہہ پیام ۔۔۔ عرض کرنا مری جانب سے تو پہنچا کے سلام

کب تلک یہہ ہند میں تڑپا کرے ادنیٰ غلام
لیجئے جلدی خبر اے سید خیر الانام
اپنا روضۂ اطہر دکھاؤ مجھے

بیکسوں کے حال پر کچھ رحم کرنا یا نبیؐ
ہو تمہیں ہم بے ٹھکانوں کا ٹھکانا یا نبیؐ
مجھ دلِ مضطر کو یثرب میں بلانا یا نبیؐ
کب تلک یہہ صدمۂ فرقت اٹھانا یا نبیؐ
اپنی چاند سی صورت دکھاؤ مجھے

جلوہ دکھلا دو ہمیں معراج کے جانیوالے
آن کی آن میں پھر لوٹ کے آنیوالے
عاصیوں کو غمِ محشر سے بچانیوالے
ہو دے کچھ لطف ادھر حق کے بتانیوالے
سید حارستہ وہ آقا دکھاؤ مجھے

کثرتِ عصیاں سے آقا ہوں بہت میں شرمسار
کر چکا ایسے گناہ جس کا نہیں ہے کچھ شمار
تم سوا پھر کون ہوگا اُس جگہ حامی کار
شافع محشر بنایا آپ کو پروردگار
اپنی کملی میں آقا چھپاؤ مجھے

آپ کی ہی کیا نرالی شان اے سرکار ہے
بارگاہِ رحمتہ اللعالمین سرکار ہے
ناؤ شیدا کی پرانی پڑ گئی منجدھار ہے
یک نظر ہو جائے گر آقا تو بیڑا پار ہے
ڈوبی کشتی کو مرے تراؤ مجھے

عالم میں ہوا شہرہ بدرِ کمال نکلا

پردے سے چھن کے جسدم نورِ جمال نکلا
شیدا ہوئے ہزاروں کیا بے مثال نکلا
تو پہلے بنا سب کے پھر خلق بنی تجھ سے
آخر میں نبیؐ بنکر کیا خوش خصال نکلا
جاتی رہی تاریکی ہر ذرہ چمک اٹھا
عالم میں ہوا شہرہ بدرِ کمال نکلا
بت گر کے ہوئے ریزہ اور کفر ہوا غارت
جب آمنہؓ بی بی کا وہ نونہال نکلا
دیکھی گئی نہ تجھکو تشنہ لبی ذبیحؑ کی
زم زم کی شکل بنکر آبِ زلال نکلا

سبطِ نبیؐ کی تجھکو جب آزمائی ٹھیری — میدانِ کربلا میں جنگ و جدال نکلا
فوجِ اعداء میں یہہ غل ہر چہار سو مچا ہے — دیکھو حرم سے ... اُٹھنے زہرا کا لال نکلا
کب برتر و اعلیٰ ہے شاہی یہہ غلامی سے — قسمت میں ... دیکھو حضرت بلال نکلا
کرنے تمنا پوری بادہ کشوں کی حضرت — اپنے بغل میں شیشہ لیکے کلال نکلا
دامن پکڑ لو دوڑو مانند زلیخا کے — پیاری ادا سے دیکھو یوسف جمال نکلا
جب عشق ترقی پر دیکھا تو کہا سب نے — شیدا امیر اسر ... کیا ہے زوال نکلا

میری آنکھوں میں مرے آنکھ کے تارے آجا

دست بستہ ہیں کھڑے سارے کے سارے آجا — آجا اے اُمتِ بیکس کے سہارے آجا
پارہ پارہ ہوا دل کس سے کہیں حال سوا — غمِ فرقت نے تیرے ہمکو زبوں حال کیا

لذتِ درد سے اب
دل کا ہے حال عجب
راہ تکتے ہیں تیری سارے کے سارے آجا

دردِ دل کے لئے ہم تجھ سے دوا چاہتے ہیں — اے مسیحائے زماں تجھ سے شفا چاہتے ہیں

دلِ بیمار کو اب
مرہم دید طلب
مضطرب حال ہیں بیمار تمہارے آجا

آ مرے پاس تو ہو جائے یہہ دل کی ٹھنڈک — میرے سینے میں سما جا میرے دل کی ٹھنڈک

مرے محبوب خدا
تجھ پہ خالق ہے فدا
مری آنکھوں میں میرے آنکھ کے تارے آجا

ہر گھڑی نام تیرا وردِ زباں رہتا ہے — بس یہی شغل مجھے آٹھوں پہر رہتا ہے

اے میرے پیارے نبیؐ
ہاشمی مطلبی
مرے جانی میرے دلبر میرے پیارے آجا

گردشِ دورِ فلک نے ہے ستایا ہم کو — اب کہا جا کے کہیں حال بُرا یہہ کس کو

کون ہے تیرے سوا ملجا و ماوا میرا
در بدر پھرتے ہیں ہم جان کو ہارے آجا
عاصی شیدا کی یہی عرض ہے یا سرورِ دیں مجھے طیبہ میں بلانا ہے مجھے یا سرورِ دیں
تو اگر میرا بنے بخت خوابیدہ جگے
میں سنور جاؤں تو زلفوں کو سنوارے آجا

دکھلا دے ہمیں طیبہ او سائیں مدینے کے

تمہارے ہجر جدائی میں حال ہے ابتر کبھی ہے دردِ گلو اور کبھی ہے دردِ سر
کبھی ہے دردِ شکم اور کبھی تو دردِ جگر تڑپ رہا ہے ہر ایک حال میں دل مضطر
ہم آپ کے کہلا کے کیوں آہ پھریں بھٹکے مجبور ہوئے ایسے مرنے کے نہ جینے کے دکھلا دے
لبوں پہ آگیا دم کب تک آہ سرد بھرے نہیں سنبھلتا کہاں تک جگر پہ ہاتھ دھرے
کیا یوں ہی خستہ شیدا تڑپ تڑپ کے مرے پیام کس سے پہنچے کلام کس سے کرے
ہر روز نئی آفت ہر روز نئی زحمت کب تک سہے یہ حالت کھانے کے نہ پینے کے دکھلا دے
غریب بندۂ بے زر کی کون سنتا ہے حقیر و بیکس و کمتر کی کون سنتا ہے
دہائیاں دلِ مضطر کی کون سنتا ہے قفس میں طائرِ بے پر کی کون سنتا ہے
یہ حالِ دلِ کمتر اب کس سے کہیں جا کر ہے کون کرم گستر وہ راہ دکھانے کے دکھلا دے
غمِ فراق کے رنج و ملال کس سے کہیں ہوئی ہے جان بھی تن پر وبال کس سے کہیں
دلِ حزیں میں ہیں کیا کیا خیال کس سے کہیں خبر لو شاہِ مدینہ یہ حال کس سے کہیں
وہ ہائے شبِ فرقت کیونکر یہ کٹے حضرت شیدا نہیں اب طاقت یہ صدمے اٹھانے کے دکھلا دے

پیشانی مری ہوگی سنگِ درِ جانانہ

دربار گرامی ہے دربار فقیرانہ طیبہ جسے کہتے ہیں ہے خاص نبی خانہ
کاندھے پہ کملیا ہے کیا ٹھاٹ گدایانہ حالت ہے فقیرانی صورت ہے امیرانہ

بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ سے ہوا ظاہر — یہہ طرز محبانہ یہہ طرز رفیقانہ
حیوان تھے مگر ہمکو انسان بنایا ہے — بتلا کے ہمیں اپنا اخلاق کریمانہ
دن رات جمع سارے بیمار محبت ہیں — پھر کیوں نہ تیرا کوچہ سمجھیں نہ شفاخانہ
ہو دے جو گذر میرا تو آرزو پوری ہو — پیشانی مری ہو گی سنگِ درِ جانانہ
یہہ زہر ہلاہل تک لو جام پیو شیدا — ہو گا نہ کبھی بند یہہ دروازہ میخانہ

عاشقوں کا گل کہیں ہوتا ہے کیا دیکھا چراغ

مرے دل میں ہے بنا داغِ تمنا کا چراغ — ہو گیا روشن مرے گھر میں یہ کیا اچھا چراغ
بے بلائے مرے گھر جب آتا ہے وہ شمع رو — تو جلاتا ہوں میں سجدہ میں تیرا گہی کا چراغ
جستجو ہم نے بہت کی پر نہیں پایا تمہیں — چار جانب ہاتھ میں لیکے پھرا ہر جا چراغ
یا الٰہی ہے دعا روشن رہے یہہ حشر تک — اعلیحضرت میر عثمان علی خان کا چراغ
ہر سو جھونکے آئیں گر بادِ مخالف کے تو کیا — عاشقوں کا گل کہیں ہوتا ہے کیا دیکھا چراغ
کب رہے باقی ضرورت شمع کی اُس قبر پر — جس کا ہر ایک داغ دل جب بنگیا خاصا چراغ
جان دیدو خاک میں مل جاؤ پروانو ابھی — شام ہو جانیکو ہے محفل میں آئے گا چراغ
تاریکی جاتی رہی اور کفر غارت ہو گیا — جب ہوا مکہ میں روشن نورِ وحدت کا چراغ
تُند ہوا کے جھونکوں سے شیدا بچاؤ شمع کو — ہو نہ جائے گل کہیں یہ نورِ ایماں کا چراغ

رسول اللہ کی سرکار دیکھو

اگر ہے دیکھنا اے یار دیکھو — مدینے کو چلو دربار دیکھو،
تمہیں گر دیکھنا شانِ خدائی — رسول اللہ کی سرکار دیکھو
عجب رحمت برستی ہے وہاں پر — در و دیوار پر انوار دیکھو
بپا تھا عرش پہ یہہ شور ہر جا — وہ آتا احمدِ مختار دیکھو
مجھے کھینچنگے جس دم آ فرشتے — پکاروں گا اجی سرکار دیکھو

فراقِ درد میں کیا بے کلی ہے — بُری ہے حالت بیمار دیکھو
بلا لیجئے درِ والا پہ حضرت — ہوا دل ہند سے بیزار دیکھو
ضعیف و ناتواں مجھکو سمجھکر — پریشان کر رہے اغیار دیکھو
تڑپ اور بے بسی ہے ناتواں دل — ستاتے ہیں مجھے ہر بار دیکھو
جدھر دیکھی اُدھر جی اُٹھے مردے — یہہ کیسی ہے نگاہِ یار دیکھو
رہو گے کب تلک شیدا اکیلے — چلو سرکار کا دربار دیکھو

مردہ کئے ہیں زندہ ٹھوکر لگا لگا کر

در پہ کھڑے شرابی آنکھیں لگا لگا کر — ترسا نہ ہمیں ساقی شیشہ دکھا دکھا کر
مدہوش تیرے در پر سر کو جھکا جھکا کر — دیتے دعا ہیں سارے ہاتھیں اُٹھا اُٹھا کر
ایسی ہمیں پلا دے رنگِ دوئی مٹا دے — یک رنگ تو بنا دے ساغر پلا پلا کر
ایسی شراب وحدت دے مرشد طریقت — دھو جائے نقشِ کثرت دل سے مٹا مٹا کر
ادنیٰ کمال تیرا محبوب میں مسیحا — مردہ کئے ہیں زندہ ٹھوکر لگا لگا کر
صورت ہمیں دکھا دے رنج و الم بھلا دے — میمِ محمدی کا پردہ اُٹھا اُٹھا کر
لذت ہمیں چکھا دے مستانہ تو بنا دے — عینِ عرب کا نقشہ ہر دم دکھا دکھا کر
مسرور ہمیں کر دو مشکور ہمیں کر دو — ہم دور سے آئے ہیں صدمے اُٹھا اُٹھا کر
کبتک یہہ سیہ کاری کب تک یہہ گنہگاری — اب عمر گئی ساری شیدا خدا خدا کر

فرقت میں یا حسین کے پتھر نے رو دیا

یارو غمِ حسین میں پتھر نے رو دیا — شمس و قمر و ماہِ منور نے رو دیا
لڑتے تھے آپ تنہا اعدا ہزار تھے — یہہ حال دیکھ اہلِ ستمگر نے رو دیا
ناقہ سوار ہو پہنچ گیا کربلا میں جب — صغرا کے خط کو دیکھہ کے شبّر نے رو دیا
غل ہو گیا جہاں میں حسینؓ ہو گئے شہید — زاہد و رند عابد و ذاکر نے رو دیا

کہرام مچ گیا دہیں محشر بپا ہوا | پرواز کرتے کرتے کبوتر نے رو دیا
خون جگر ٹپکنے فاطمہ صغرا گئی وہاں | تو پاتے ہی لحد میں پیمبر نے رو دیا
خالی مقام دیکھکر حضرت حسین کا | محراب اور مسجد و منبر نے رو دیا
روئے اگر چہ حور و ملائک تو کیا عجب | دیکھو فلک پہ ماہ منور نے رو دیا
کیونکر نہ رو دیں تڑپ میں بہلا شیدا اس جگہ | فرقت میں یا حسین کے پتھر نے رو دیا

ادنی کمال خواجہ

ہے بے مثال خواجہ | تیرا جمال خواجہ
آنکھوں میں بس رہا ہے | نور جمال خواجہ
دل میں سما رہا ہے | ہر دم خیال خواجہ
بے کل بنا رہا ہے | حسن جمال خواجہ
بجلی تڑپ رہی ہے | ہر دم خیال خواجہ
بیٹھا ہوں رہگذر میں | محو جمال خواجہ
ایک ہی نگاہ میں بسمل | کیا کمال خواجہ
قسمت اسی کے سمجھو | جو پائمال خواجہ
حق سے ملانا کیا ہے | ادنے کمال خواجہ
کیونکر خدا نہ بخشے | ہے بال بال خواجہ
محروم نہ جائے در سے | یہہ ہے مقال خواجہ
رہتا ہے مجھکو ہر دم | شیدا خیال خواجہ

ہے بیشک فیض ربانی محی الدین جیلانی

میرے محبوب سبحانی محی الدین جیلانی | تو ہے معشوق یزدانی محی الدین جیلانی
مری بگڑی بنا دیجے مئے وحدت پلا دیجے | وہ بھر کر جام عرفانی محی الدین جیلانی

تیرے در کی گدائی جس نے کی وہ پائی سلطانی — ہے بیشک فیض ربانی محی الدین جیلانی

یہی حسرت یہی ارمان یہی خواہش ہے اب دل کی — دکھا دربار لاثانی محی الدین جیلانی

نہ عباسی نہ فیروزی نہ کافوری کوئی اچھا — کہ رنگ و رنگ سبز نیلانی محی الدین جیلانی

بلا لیجیے وہاں پر یا مجھے بس عالم رویا — دکھا دو چہرہ نورانی محی الدین جیلانی

حزیں و خستہ جان شیدا پڑا ہے ہند میں نالاں — بنا دو اپنا دربانی محی الدین جیلانی

اجمیری خواجہ اپنی صورت دکھا دو

ہجر میں تورے خواجہ پیارے پھرتا ہوں بن بن — چین بھلا کب آوے مجھکو بنا تورے درشن

در پہ بلا — برقع اٹھا

پیاری اپنی اللہ والی صورت دکھا دو

جا کے اپنی کس سے کہوں میں سنتا نہیں کوئی — جو کچھ مرے دل میں ٹھنی کیا پورا کرے کوئی

تمرے سوا — خواجہ پیا

کون سنے یہہ عرضی موری بگڑی بنا دو

خواجۂ ہند ولی کے لقب سے جگ میں ہوئی پکار — کون کرے پھر سوال پورا بنا توری سرکار

پیارے دھنی — ہند کے ولی

حق کے تم ہو پیارے خواجہ حق سے ملا دو

ٹھاٹ باٹ سب جوگ چڑھا کر دنیا سے پھر کر — تن من اپنا جھاڑ صفا کر آیا ہوں لیا در پہ

من میں سما — روپ دکھا

مجھکو اپنا خواجہ پیارے مست بنا دو

سنو سکھی ری بات بھید کی کہتی ہوں میں اب — جاویگی سب بیقراری لب سے ملے تو جب

پاس بلا — برقع اٹھا

شیدا کو اپنے خواجہ اپنا بنا دو

پھر بھلا کیا لطف حاصل جبکہ یکجائی نہ ہو

عشق کا ل غیر ممکن جبکہ سودائی نہو
بے مزہ وہ عشق ہے جسمیں کہ رسوائی نہو

شکل اپنی اے صنم جب تک کہ دکھلائی نہو
ارزو پھر اس دل مضطر کی بر آئی نہو

خوبروئی نے ہزاروں کو کیا گھایل تیرے
کون ایسا ہے بھلا جو تیرا سودائی نہو

ہو گئے عاجز طبیباں غیر ممکن ہے علاج
اے مسیحا جب تلک تیری مسیحائی نہو

تیرے سودائی کی حالت دیکھکر ہنستے ہیں سب
کیا وہ جانے جس نے الفت کی مزہ پائی نہو

غیر کے کہنے سے ہے یہہ نارو اظلم و ستم
اپنی آنکھوں سے بھلا کوئی خطا پائی نہو

دیجئے خوانِ کرم سے اب مجھے بہر خدا
آج تک ایسی غذا ہم نے کبھی کھائی نہو

سامنے رکھکر تمہیں جو چار سو ڈھونڈھے اگر
حیف ایسی آنکھ پر جسمیں کہ بینائی نہو

آڑمیں پردے کے ہو تم ہوں میں شیدا اسقدر
پھر بھلا کیا لطف حاصل جبکہ یکجائی نہو

جدھر دیکھوں اُدھر بس توہی تو ہو

اجی معشوق ایسا خوبرو ہو
کہ صورت چاند سی و نیک خو ہو

حسین ایسا ملے مجھکو الٰہی
نہ اُس جیسا کوئی بھی خوبرو ہو

کروں میں بند آنکھیں گر الٰہی
اُسی کی شکل میرے روبرو ہو

کمال ایسا بنے سید التقدور
جدھر دیکھو اُدھر بس توہی تو ہو

کبھی غائب نہو مری نظر سے
ہمیشہ بس میرے وہ روبرو ہو

جدا ہووے نہ پہلو سے کوئی دم
مری پوری آہی آرزو ہو

میرے غائب میں کیوں کرتے شکایت
جو کچھ کہنا ہے کہدو دو بدو ہو

نظر ہر شئے میں وہ آئے الٰہی
مجھے مدت سے جس کی جستجو ہو

تمہارے ناز پہ مرتا زمانہ
اجی تم بھی تو کیسے خوبرو ہو

تیری انداز پہ جی اُٹھے مُردے
میں قرباں ہائے کیسے خوش گلو ہو

جدھر دیکھوں نظر آجائے شیدا | مرے سینے میں دل میں توہی تو ہو

مرے نالے جو قیامت کا اثر رکھتے ہیں

وہ اگر اپنی نظر فتنہ اثر رکھتے ہیں | ہم بھی کچھ حوصلۂ دردِ جگر رکھتے ہیں

ہاتھ میں اپنے وہ شمشیر اگر رکھتے ہیں | قتل ہونیکے لئے ہم بھی تو سر رکھتے ہیں

عشق کو اپنے رہائی میں کچھ ایسا دیکھا | رہنمائی کو نہ ہم اپنے خضر رکھتے ہیں

اک نہ اک دن تمہیں بیتاب کردیں تو بھلا | مرے نالے جو قیامت کا اثر رکھتے ہیں

غیر کو دم میں سیاہ خاک نہ کردیں تو سہی | مرے آہیں جو جہنم کا اثر رکھتے ہیں

ل ہی جائیگا کسی روز یہہ محنت کا ثمر | جوکہ سرسبز و شاداب شجر رکھتے ہیں

زر نہیں زور نہیں پاس فقط اسکے سوا | آپکی نذر کو ہم لیجیے سر رکھتے ہیں

حضرتِ موسیٰ نہیں جوکہ گریں غش کھاکر | شیدا دعویٰ ہے کہ ہم تابِ نظر رکھتے ہیں

رخ سے برقع کو آقا اٹھایا کرو

اپنے شیدا کے دل کو لبھایا کرو

جب تو مزہ ہے ہمکو بلاکر تو اپنے گھر | اور یوں کہیں کہ تم رہو مہمان ہمارے گھر

پیارے دل کو ہمارے لبھایا کرو

شب وصال میں منہ اپنا کیوں چھپاتے ہیں | بتاؤ آج یہہ کیسی حیا دکھاتے ہیں

ایسا مہتہ کو نہ اپنے چھپایا کرو

تجھ میں مجھ میں پردہ کیا ہے درمیاں کوئی نہو | گل بنوں میں بو بنے تو دوسرا کوئی نہو

کسی غیر کو واں نہ بٹھایا کرو

خود کو کھو کر بےخودی کی رہنمائی چاہیے | بے نشاں کے ڈھونڈنے کو بے نشانی چاہیے

ایسے اپنی خودی کو جلایا کرو

خوانِ دل لختِ جگر و نوجوانی چاہیے | کچھ تو لائق مہمان کے میزبانی چاہیے

اپنی جان کا بھوگ چڑھایا کرو

آتش فرقت نے یارب کر دیا خانہ خراب — دل کو دیکھا چیر کر تو ہو گیا جل کر کباب

جلے گھر کو نہ آگ لگایا کرو

جان کا دھوکا جدھر شیدا وہیں رکھا قدم — میرا دل بھی عاشقی کے فن میں ہے ثابت قدم

کوئی خوف ہزار دلایا کرو

شیدا تجھے کیا فکر میرا یار غنی ہے

ہے جس کا یہہ دھیان وہ نازک بدنی ہے — صورت کا اگر خوب تو سیرت کا دھنی ہے

اٹھ جائے اگر غیر تو محفل سے الٰہی — پوری ہو تمنا جو میرے دل میں ٹھنی ہے

دیوانہ سمجھکر جب مجھے جانے سے روکے — کہدونگا یہہ دربان سے کیا دل میں ٹھنی ہے

ہو جائیگا دربان کو یہہ حکم اسی دم — روکو نہ اُسے کیونکہ وہ شیدا دکنی ہے

جب غیر تھے محفل میں تو وہ یہہ بھی نہ پوچھا — کہ کون ہے اور کس لئے حالت یہہ بنی ہے

جب غیر نے دیکھا تو مجھے یار سے ہمدم — حسرت سے یہہ کہتے ہیں کہ قسمت کا دھنی ہے

اغیار کے کہنے سے میرے یار مجھے اب — محفل سے نکالو نہ کہ یہہ دل شکنی ہے

ہو نیگی نہ دولت میں کمی اے میرے ساقی — منہ کھول دے میخانہ کا تو بہا دھنی ہے

جب چاہے تجھے ملتا ہے اسباب غم و کیف — شیدا تجھے کیا فکر میرا یار غنی ہے

نبی جی صورتیا دکھانی پڑے گی

نبی جی دیا اب دکھانی پڑے گی — یہہ تن من کی آگیا بجھانی پڑے گی

نگاہِ کرم ہو خدارا ادھر بھی — یہہ بگڑی تمہیں کو بنانی پڑے گی

تمہیں ہے سہارا کوئی بیچ دریا — یہہ نیا تمہیں کو ترانی پڑے گی

کئے کام ایسے نہیں کچھ ٹھکانہ — مگر بخشش رب سے نبہانی پڑیگی

جب آئیگا سر پہ وہ خورشید محشر — تو کملی میں سب کو چھپانی پڑیگی

ندامت سے سر کو جھکا کر کھینگے | حضور آپ ہی کو نبھانی پڑے گی
تڑپنے بلکنے لگیں جو پیاسے | تو بھر بھر کے کوثر پلانی پڑے گی
خطاکار شیدا کو اپنے کسی دن | نبی جی صورتیا دکھانی پڑے گی

اپنے تو رب کو پہچان رے کر دل میں بچار

دھیاں کرے اسپر چاتر | عاشق اپنا آپ ہی بنکر | عین عرب کی چادر لیکر
عرب کیو استھان رے | کر دل میں بچار

جگت کا سارے راج دولارا | دونوں جہانیں تجھکو اتارا | بنکے حق نے اپنا پیارا
اور کیا پروان رے | کر دل میں بچار

ابو بکرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ | شیر خداؓ کیا ہو ہیں قربان | لئے بلیاں جن و انسان
دیکھ نبی صلعم جی کی شان رے | کر دل میں بچار

اپنے پیا کو پانا ہے گر | پہلے من کو جھاڑ صفا کر | سن لے کہاوت جی لگا کر
رکھ اسپر تو دھیان رے | کر دل میں بچار

سئے پرمت کا ہاتھ پکڑ جا | خم کا خم تو منہ سے لگا جا | چھوڑ دورنگی یک رنگ ہو جا
اثم کو پہچان رے | کر دل میں بچار

رام نام تو ہردم جپا کر | بیٹھ ادب سے سر کو جھکا کر | اور گرو کا دھیان جما کر
کر اس سے پہچان رے | کر دل میں بچار

دیکھو کیسا پیارا سجن ہے | جس سے روشن سارا چمن ہے | جوت سے اسکے تن من دھن ہے
اس سے یہہ سب گیان رے | کر دل میں بچار

تال دوتالے گھروا بنایا | جھوٹی جگت میں نام کمایا | کام نہ آوے یہہ دھن مایا
اس پر دے تو کان رے | کر دل میں بچار

ے۔ من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ

اچھا خاصہ بنکر انسان شیدا کیوں اب ہو گیا انجان یاد نہیں کیا تجھکو یہہ فرمان

کُل من علیہا فان ہے گر دل میں بچار

ایک پنکھا ہے کہ جو آگ کو بھڑکاتا ہے

اس قدر تیرا تصور مجھے بڑھ جاتا ہے دیکھتا ہوں میں جدہر تو ہی نظر آتا ہے

جب تیرا دیکھنے کو دل میرا للچاتا ہے آئینہ ہاتھ میں میرے وہیں آجاتا ہے

رُخ روشن کا تیرے دھیان مجھے آتا ہے آنکھ لگ جاتی ہے لب بند ہوا جاتا ہے

دور سے دیکھوں تو دل پیار کو للچاتا ہے جب لیا بوسہ تو منہ آنکھوں سے چھپ جاتا ہے

نام تیرا وہ مبارک کہیں سن پاتا ہوں یک بیک منہ پہ میرے صل علی آتا ہے

جب اُٹھا درد تو بجلی سا تڑپ جاتا ہوں ہر گھڑی دھیان مجھے جبکہ ترا آتا ہے

دل میرا جل کے ہوا خاک مگر سینے میں ایک پنکھا ہے کہ جو آگ کو بھڑکاتا ہے

مینہ برستا ہے تو ہو جاتی ہے دل کی ٹھنڈک آسمان دل پہ میرے جبکہ ابر آتا ہے

وہیں گم ہو گیا پہنچا جو ادہر اے شیدا جب کوئی تیری گلی میں اجی آجاتا ہے

زندگی کہتے ہیں دنیا سے گذر جانے کو

سر یہہ حاضر ہے اگر حکم ہو کٹ جانے کو کون ٹالے گا بھلا آپ کے فرمانے کو

دل یہہ کہتا ہے کہ ہو جاؤں تصدق اُس پر جس نے آباد کیا ہے مرے ویرانے کو

روح کہتی کہ مری جان ہے وہ نور جمال کر دیا جس نے منور میرے کاشانے کو

کیا سمائی تیرے کوچہ کی ہوا آنکھوں میں کب بھلا خلد لگیگا تیرے دیوانے کو

فرقت یار میں اٹھی جو گھٹا بے موقع اشک خوں آنکھ بھی آمادہ ہے برسانیکو

شمع پہ ہوتا ہے قربان تصدق ہر آن فکر جلنے کی بھلا کب تیرے پروانے کو

کشتۂ عشق محمد ہوں نہ اُٹھوں گا کبھی پاس گر آکے مسیحا میرے سمجھانے کو

عشق کے راز وہ پیدا دل مضطر سے ہوئے ایک دریا ہے کہ کوزے سے اُبل جانیکو

خوفِ محشر مجھے کیوں ہوگا بھلا اے یارو | جب شفیع آپ سا محشر میں ہو بخشانے کو
قولِ مرشد مجھے یاد آتا ہے ہر دم شیدا | زندگی کہتے ہیں دنیا سے گذر جانے کو

سلام

یا حبیب خدا سلام علیک | یا نبی مصطفٰے سلام علیک
اسم عالی ہے آپ کا احمد | مرحبا مرحبا سلام علیک
خُلق میں تم ہو اعظم و اشرف | افضل الاذکیا سلام علیک
سارے نبیوں میں آپ ہیں ظاہر | یا نبیُ الہدیٰ سلام علیک
حق نے بخشی ہے بزرگی ایسی | سید الاصفیا سلام علیک
سارے ولیوں کے آپ ہو سرور | صاحب الاولیا سلام علیک
ہوئے ظاہر تمہیں سے دونوں جہاں | باعثِ دوسرا سلام علیک
تم سے جاری ہے چشمۂ تقویٰ | صاحب الاتقیا سلام علیک
حق نے تمکو کیا شفیع محشر | یا شفیع الوریٰ سلام علیک
کھل گیا بھید ساری ظلمت کا | انت بدر الدجیٰ سلام علیک
ہوگئی ختم آپ پر نبوت | خاتم الانبیا سلام علیک
در پہ اپنے بلا لو شیدا کو | مصطفٰے مصطفٰے سلام علیک

خادم کمترین شیخ احمد شیدا اخند ہاری
منشی طبیہ خانہ رانی ساور گانوں دکن
مرقوم ۱۵ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ